وہ صاحب فراش ہو گئے۔ زبان پر بھی اس کے بہت زیادہ اثرات دکھائی دیتے تھے۔ عموماً گھر والوں نے عام ملاقاتوں سے منع کر رکھا تھا۔ غالباً اگست یا ستمبر کی بات ہے میں "دار بنی ہاشم" ملتان پہنچا تو محترم دوست سید عطاء المحسن شاہ بخاری سے مولانا سید ابوذر بخاری کا حال دریافت کیا تو کہنے لگے کہ ان سے ضرور مل کر جائیں زندگی کا کوئی پتہ نہیں۔ میرے ساتھ عزیز ملتانی اور چند طلباء تھے۔ کہنے لگے کہ شاید وہ آپ کو نہ پہچان سکیں۔ میں نے کہا کہ وہ نہ پہچانیں ہم تو پہچانتے ہیں۔ چنانچہ راقم نے اپنے نام کے ساتھ چٹ بھیج دی تو شاہ صاحب نے فوراً طلب فرمایا۔ ہماری ملاقات بھی دیدنی تھی۔ سید ابوذر بخاری نے جونہی مجھے دیکھا۔ سینے سے چمٹالیا۔ ہم دونوں زار و قطار روتے رہے۔ تقریباً ۵، ۶ منٹ یہی کیفیت رہی۔ اس وقت یہ دکھائی دیتا تھا کہ زندگی کی پت جھڑ کا موسم شروع ہے نامعلوم کب بلاوہ آجائے۔

وہ چراغ سحر دکھائی دیتے تھے۔ افسوس یہ ہے کہ اس کے بعد کئی مرتبہ ملتان جانا ہوا۔ جب بھی ملتان جاتا ہوں تو "دار بنی ہاشم" ضرور حاضری دیتا ہوں، (کیونکہ وہاں سید عطاء المحسن بخاری، سید عطاء المومن بخاری، سید عطاء المہیمن بخاری، سید کفیل بخاری، سید ذوالکفل بخاری میں سے کسی کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل ہو جاتی ہے) لیکن افسوس دوبارہ سید ابوذر بخاری سے ملاقات نہ کر سکا، جس کا مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو چیچہ وطنی میں حکیم محمد رفیق کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے حاضر ہوا تو وہاں انتقال کی خبر ملی چنانچہ عازم ملتان ہوا اور شاہ صاحب کے جنازہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہو گیا۔ وہیں پروفیسر عبدالمجید سے ملاقات ہو گئی۔ شاہ صاحب کا جنازہ ملتان کے بڑے بڑے جنازوں میں سے ایک تھا۔ اس سفر میں میرے ہمراہ مولوی محمد سعید شجاع آبادی، حافظ شبیر احمد عثمانی اور حافظ عبدالمنان ملتانی بھی تھے۔

(ماہنامہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن دسمبر ۱۹۹۵ء ص ۳۰) (قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری رحمہ اللہ)

*

حضرت مولانا سید عطاء المنعم ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ

(ماہنامہ نصرت العلوم، گوجرانوالہ)

گزشتہ دنوں ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المنعم ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ اس دارفانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ آپ ایک محقق عالم دین، عظیم مفکر و مدبر، مستند مؤرخ و مصنف، خوش الحان حافظ و قاری اور صاحب طرز خطیب و ادیب تھے۔ آپ ہمیشہ ختم نبوت اور ناموس صحابہؓ کی حفاظت کے لئے سربکف رہے۔ نہ جھکے نہ بکے اور نہ ہی مصلحت کوشی کے پردے میں اپنے عظیم باپ اور حسنی و حسینی سادات کے خانوادے پر کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع دیا۔ ادارہ نصرۃ العلوم بارگاہ رب العزت میں ملتجی ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔ (نصرت العلوم، گوجرانوالہ، دسمبر ۱۹۹۵ء)